السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلے میں کہ زید کو نکاح کیے ہوئے تقریباً بارہ برس ہوئے ،اس نے اپنی بیوی سے اب تک کچھ کلام وغیرہ نہیں کیا اوراس کے نان ونفقہ کی بھی خبر گیری نہیں کرتا،اس سے لوگوں نے بارہا کہا کہ تواپنی بیوی سے کلام وغیرہ نہیں کرتا اوراس کے نان ونفقہ کی خبر نہیں لیتا تواس کی طلاق ہی دے دے ،اس پر بھی اس نے کچھ توجہ نہیں دی ۔اب اس کی بیوی کے والدین چاہتے ہیں کہ یا توزید اپنی بیوی سے معاملہ دنیوی رکھے اورنان ونفقہ دے یاطلاق دے دے تواس پر موافق شرع شریف کے کس طرح عمل کیا جائے ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس صورت میں زید کی بیوی حاکم کے یہاں اس مضمون کا استغاثہ دائر کرے کہ میرے خاوند (زید) کو حکم دیا جائے کہ یا تو میرے حقوق ادا کرے یامجھے طلاق دے دے ،تاکہ میں دوسرا عقد کرکے اپنی زندگی بسر کروں اوراگر زید مفت طلاق نہ دے اور معاوضہ طلب کرے اوراس کی بیوی طلاق کا معاوضہ دے سکتی ہوتو حاکم بمعاوضہ طلاق دلوادے ۔اگر زیداس پر بھی راضی نہ ہوتو اگر ممکن ہوکہ حاکم فریقین کے لوگوں میں سے ثالث مقرر کرکے اس مقدمہ کوان ثالثوں کے سپرد کرے توکرے ،پھر وہ ثالثین نیک نیتی سے دونوں کے حق میں جوفیصلہ بہتر جانیں کردیں اوراگر یہ صورت بھی ممکن نہ ہوتو حاکم ان دونوں میں تفریق کرادے اوربعد تفریق اگر عورت چاہے تواس کا دوسرا نکاح کرادیا جائے ۔

وَلَہُنَّ مِثْلُ الَّذِی عَلَیْہِنَّ بِالْمَعْرُوفِ ... ٢٢٨ ... سورة البقرة

''عورتوں کے مردوں پراتنے ہی حقوق ہیں ،جتنے مردوں کے عورتوں پر ہے۔''

وَعَاشِرُوہُنَّ بِالْمَعْرُوفِ ١٩ ... سورة النساء

''اوران سے بھلے طریقے سے زندگی گزاردو۔''

عن حکیم بن معاویة القشیري عن أبیه قال : (قُلْتُ : یَارَسُولَ اللّٰہِ !مَا حَقُّ زَوْجَةِ أَحَدِنَا عَلَیْہِ ؟قَالَ : أَنْ تُطْعِمَہَا إِذَا طَعِمْتَ ، وَتَکْسُوَہَا إِذَا اکْتَسَیْتَ "[1]الحدیث"

''میں نے عرض کی :اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم !ہماری بیویوں کا ہم پر کیا حق ہے ؟آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ''جب خود کھاؤ توان کو بھی کھلاؤ اورجب خود پہنو توان کو بھی پہناؤ"

"قال فی سبل السلام (٧٨/٢) دل الحدیث علی وجوب نفقة الزوج وکسوتہا"

''سبل السلام (125/2) میں ہے کہ یہ دلیل ہے کہ عورت کا روٹی کپڑا مرد کے ذمے واجب ہے''

(عن جابر رضی اللہ عنہ فی حدیث الحج بطولہ قال فی ذکر النساء : ((ولہن علیکم رزقہن وکسوتہن بالمعروف))[2](اخرجہ مسلم

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا :"اور تمہارے ذمے ان (عورتوں) کو اچھے طریقے سے کھلانا اورپہنانا ہے''

"قال فی سبل السلام (١٢٥/٢) وہو دلیل علی وجوب النفقة والکسوة للزوجة کما دلت لہ الآیة"

یہ (حدیث) بیوی کے لیے نفقے اورلباس کے وجوب کی دلیل ہے ،جس طرح آیت بھی اس پر دلالت کرتی ہے ۔

[حَدَّثَنِی أَبُوہُرَیْرَةَ رَضِیَ اللَّہُ عَنْہُ، قَالَ : قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : (أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ مَا تَرَکَ غِنًی ، وَالیَدُ العُلْیَا خَیْرٌ مِنَ الیَدِ السُّفْلَی ، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ) تَقُولُ المَرْأَةُ : إِمَّا أَنْ تُطْعِمَنِی ، وَإِمَّا أَنْ تُطَلِّقَنِی "[3] رواہ الدار قطنی واسنادہ حسن "[4]"

''اوپر والا ہاتھ (خرچ کرنے والا)نیچے والاہاتھ (مانگنے والے) سے بہتر ہے ،تم میں سے کوئی (خرچ کی) ابتدا اس سے کرے جس کی کفالت کا وہ ذمہ دار ہے ۔اس کی بیوی کہتی ہے :مجھے کھانے پینے کو دو ،وگرنہ مجھے طلاق دے دو'' دار قطنی نے اسے روایت کیا ہے اوراس کی سند حسن ہے ۔

"قال فی سبل السلام (١٢٦/٢) واستدل علی ان لزوجة اذا اعسر زوجہا بنفقتہا طلب الفراق "

''اس میں دلیل ہے کہ جب خاوند خرچ نہ دے سکے تو وہ اس سے طلاق کا مطالبہ کر سکتی ہے

عن عمر عند الشافعی عبدالرزاق وابن المنذرانہ کتب الی امراالاجنادفی رجال غابوا عن نسائہم اما ان ینفقوا واما ان یطلقوا و یبعثوا نفقۃ ما حبسوا[5]اخرجہ الشافعی ثم البیہقی باسناد حسن قال فی سبل السلام (۱۲۸/۲) فیہ دلیل علی انہا" عند عمر رضی اللہ عنہ لایسقط النفقۃ بالمطل فی حق الزوجۃ وعلی انہ یجب احدالامرین علی الازواج الانفاق اوالطلاق"

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ عبدالرزاق اورابن المنذر رحمۃ اللہ علیہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے لشکروں کے امراکوان مردوں کے بارے میں خط لکھا،جواپنے پیچھے بیویاں چھوڑ کرگئے ہوئے ہیں کہ یا تو وہ ان کو نفقہ دیں یا پھر ان کو طلاق دے دیں اور ساتھ اس مدت کا بھی نفقہ دیں،جتنی مدت انھوں نے اپنی بیویوں کو روک کررکھا ہے''امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے روایت کیا ہے،اس میں دلیل ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک دیر ہوجانے کی وجہ سے بیوی کا خرچ ساقط نہیں ہوجاتا اور خاوند پر فرض ہے کہ یا تو عورت کو خرچ دے یا اسے طلاق دے۔

وَلا تُمسِكوهُنَّ ضِرارًا لِتَعتَدوا ۲۳۱ ... سورة البقرة

''اور انھیں تکلیف دینے کے لیے نہ روکے رکھو اور زیادتی نہ کرو''

عن ابن عباس، أن امرأة ثابت بن قيس بن شماس أتت النبي صلى الله عليه وسلم فقالت: يا رسول الله، ثابت بن قيس ما أعتب عليه في خلق ولا دين، ولكني أكره الكفر في الإسلام. فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: أتردين عليه" حديقته؟ قالت: نعم، قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: اقبل الحديقة وطلقها تطليقة".[6]رواه البخاری

''عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ثابت بن قیس بن شماس کی بیوی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!میں اس (اپنے خاوند) کے دین اور اخلاق (کی کسی خرابی) کی وجہ سے ناراض نہیں لیکن مجھے مسلمان ہوتے ہوئے (خاوند کی) ناشکری کرنا اچھا نہیں لگتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اسے اس کا باغ واپس دے دوگی؟''اس نے کہا جی ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ثابت کو) حکم دیا کہ اس (اپنی بیوی) سے باغ واپس لے لیں اور اسے طلاق دے دیں۔'' اس کو بخاری نے روایت کیا۔

"قال فی سبل السلام (ص: ۹۳) فیہ دلیل علی شرعیۃ الخلع وصحتہ وانہ یحل اخذ العوض من المراۃ"

"سبل السلام (ص: 93) میں ہے،اس میں دلیل ہے کہ خلع مشروع اور صحیح ہے اور عورت سے عوضانہ میں مال واپس لے لینا جائز ہے

وَإِن خِفتُم شِقاقَ بَينِهِما فَابعَثوا حَكَمًا مِن أَهلِهِ وَحَكَمًا مِن أَهلِها إِن يُريدا إِصلاحًا يُوَفِّقِ اللَّهُ بَينَهُما ... ۳۵ ... سورة النساء

''اور اگر ان دونوں کے درمیان مخالفت سے ڈرو تو ایک منصف مرد کے گھر والوں سے اور ایک منصف عورت کے گھر والوں سے مقرر کرو،اگر وہ دونوں اصلاح چاہیں گے تو اللہ دونوں کے درمیان موافقت پیدا کردے گا۔''

وقد ثبت فی الفسخ بعدم النفقۃ ماأخرجہ الدار قطنی والبیہقی من حدیث أبی ہریرۃ مرفوعا قال: [قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الرجل لایجد ما ینفق علی امراتہ ((یفرق بینہما))[7]اخرجہ الشافعی وعبدالرزاق عن سعید بن المسیب" وقد سالہ عن ذلک فقال یفرق بینہما فقیل لہ: سنۃ؟ فقال نعم 'سنۃ"

عدم نفقہ کی وجہ سے نکاح کے فسخ کیے جانے کا ثبوت اس حدیث سے ملتا ہے جسے امام دار قطنی اور بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً بیان کیا ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی کے متعلق فرمایا جس کے پاس اپنی بیوی پر خرچ کرنے کے لیے مال نہیں ہے ان دونوں کے درمیان جدائی کردی جائے"اس حدیث کو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ نے سعید بن المسیب سے (روایت کیا ہے کسی آدمی نے ان سے اس بارے میں سوال کیا تو انھوں نے فرمایا ان دونوں کے درمیان جدائی کرادی جائے۔ ان سے پوچھا گیا کہ کیا یہ سنت ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں یہ سنت ہے

"قال فی سبل السلام (۱۲۷/۲) ومراسیل سعید معمول بہا لما عرف من انہ لا یرسل الا عن ثقۃ قال الشافعی والذي یشبہ ان یکون قول سعید سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم"

سبل السلام (127/2) میں ہے کہ سعید کی تمام مرسل حدیثیں مقبول ہیں،کیوں کہ وہ صرف ثقہ لوگوں ہی سے روایت کرتے ہیں۔امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: سعید جب''سنت''کہتے ہیں تو اس سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہوتی ہے''

"وفیہ ایضاً (۱۲۷/۲) وقداخرج الدار قطنی والبیہقی من حدیث ابی ہریرۃ مرفوعاً بلفظ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الرجل لایجد ما ینفق علی امراتہ قال: (یفرق بینہما"

''امام دار قطنی اور بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاًان الفاظ میں روایت کی ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے متعلق فرمایا،جسے اپنی بیوی پر خرچ کرنے کے لیے مال میسر نہ ہو،آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کے درمیان جدائی کرادی جائے۔''اسے دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ اور بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے

---

[1]۔ اخرجہ احمد(446/4) والنسائی وابوداؤدوابن ماجہ وعلق البخاري بعضہ وصححہ ابن حبان (سبل السلام:78/2) ابو سعید محمد شرف الدین۔

[2]1218(صحیح مسلم رقم الحدیث۔)

[3]295/3(سنن دار قطنی۔)

[4]295/3(سنن دار قطنی۔)

[5] بلوغ المرام رقم الحديث (1159)۔

[6] صحیح البخاري رقم الحديث (4971)

[7] مسند الشافعي (1273)۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الطلاق والخلع، صفحہ: 571

محدث فتویٰ